زندگی کی ترجیحات

قرآنی اور نبویؐ دعاؤں کے آئینے میں

پروفیسر خورشید احمد

دعا ایمان کی علامت، عبادت کا مغز، روح کی غذا، مومن کی پہچان اور اس کا شعار ہے، اور کارزار حیات میں یہی اس کا سب سے اہم اور موثر ہتھیار ہے۔ نیز دعا ہی وہ سب سے نمایاں مظہر ہے جو مومن اور کافر کو ایک دوسرے سے ممتاز اور ممیز کرتا ہے۔

اسلام اور کفر، ربانیت اور دنیا پرستی، اللہ کی بندگی اور نفس کی چاکری--- انسانی تاریخ کے دو تہذیبی دھارے ہیں۔ فرد ہو یا مجمع، گروہ ہو یا قوم، گھریلو زندگی ہو یا تہذیب و تمدن کی ریل پیل--- یہی دو نظریے ہیں جو انسانی زندگی میں کارفرما نظر آتے ہیں۔ کفر اور جاہلیت نام ہے خدا سے بے نیاز ہو کر محض دنیا اور دنیوی زندگی کو اصل اور منتہاے حیات ماننے اور انسان کے خود کفیل (self-sufficient) ہونے کی بنیاد پر انفرادی اور اجتماعی زندگی کی نقشہ بندی کرنے کا، جب کہ کافرانہ نظام کا عنوان اور شکل کچھ بھی ہو، اور اس کا تعلق ماضی کے کسی دور کی جاہلیت سے ہو، یا اس نے دور جدید کی جاہلیت کا کوئی نیا روپ اور نیا تشخص اختیار کر لیا ہو---- کفر کی اصل حقیقت بس یہی رہی ہے کہ زندگی محض پیدائش اور موت کے درمیان کی کائنات سے عبارت ہے، نتیجتاً:

کافر کی یہ پہچان کہ آفاق میں گم ہے

اس کے برعکس اسلام اور ربانیت کی راہ بالکل جدا ہے۔ اس کی بنیاد زمان و مکاں سے ماورا خالق کائنات کی ہستی پر ایمان ہے، اور اس کا مقصود رب کی بندگی اور اس کے ذریعے خدا کی بنائی ہوئی اس کائنات میں، اس کی دی ہوئی ہدایت کے مطابق، ان مقاصد کے حصول کے لیے جدوجہد ہے جس کے لیے اس نے کائنات اور انسان کی تخلیق کی ہے۔ گویا مومن کا معاملہ یہ ہے کہ:

جہاں ہے تیرے لیے، تو نہیں جہاں کے لیے